ا۔ مناجات

آغا حشؔر کاشمیری

پہلی بات : ایک مرتبہ کسی بستی میں بہت دنوں تک بارش نہیں ہوئی۔ تمام لوگ پریشان ہوگئے۔ کسان فکرمند تھے کہ بارش نہ ہوئی تو کھیتوں میں فصل نہ ہوگی اور فاقوں کی نوبت آجائے گی۔ ایک دن تمام لوگوں نے طے کیا کہ بستی کے باہر جا کر خدا سے دعا کی جائے۔ سب لوگ بستی سے باہر جانے لگے۔ اس بھیڑ میں ایک بوڑھے نے دیکھا کہ ایک بچی ہاتھ میں چھتری لیے چل رہی ہے۔ بوڑھے نے پوچھا، ''بارش تو ہو نہیں رہی ہے، تم چھتری کیوں ساتھ لائی ہو؟''

یہ سن کر بچی نے کہا، ''ہم خدا سے دعا کریں گے تو بارش ہوگی نا، اسی لیے میں چھتری لے کر آئی ہوں۔''

اس ننھی سی بچی کو پورا بھروسا تھا کہ خدا ہماری دعا ضرور قبول کرے گا۔ انسان جب ہر طرف سے مایوس ہوجاتا ہے تو اپنے مالک کے سامنے ہاتھ پھیلانے کے سوا کوئی راستہ نہیں ہوتا۔ خدا ہماری دعا قبول کرے گا اس یقین اور تڑپ کے ساتھ جب دعا مانگی جاتی ہے تو وہ ضرور قبول ہوتی ہے۔

مناجات ایسی نظم ہے جس میں حمد و ثنا کے بعد اللہ تعالیٰ سے دعا کی جاتی ہے۔

جان پہچان : اُردو کے مشہور ڈراما نگار آغا حشؔر کاشمیری ۳/اپریل ۱۸۷۹ء کو بنارس میں پیدا ہوئے۔ ان کا اصل نام آغا محمد شاہ تھا۔ ۱۸/برس کی عمر میں انھوں نے اپنا پہلا ڈراما 'آفتابِ محبت' لکھا۔ انھوں نے ممبئی کی چند تھیئٹریکل کمپنیوں سے وابستہ ہونے کے بعد شیکسپیئر تھیئٹریکل کمپنی قائم کی۔ آغا حشؔر کاشمیری نے کئی ڈرامے لکھے جن میں 'یہودی کی لڑکی، رستم و سہراب، صیدِ ہوس، ترکی حور اور خوابِ ہستی' قابلِ ذکر ہیں۔ آغا حشؔر کاشمیری شاعر بھی تھے۔ اپنے ڈراموں میں انھوں نے بہت سے گیت اور نظمیں بھی شامل کی ہیں۔ ۲۸/اپریل ۱۹۳۵ء کو ان کا انتقال لاہور میں ہوا۔

آہ جاتی ہے فلک پر رحم لانے کے لیے
بادلو ! ہٹ جاؤ ، دے دو راہ جانے کے لیے

اے دعا ! ہاں عرض کر عرشِ الٰہی تھام کے
اے خدا ! اب پھیر دے رُخ گردشِ ایّام کے

ڈھونڈتے ہیں اب مُداوا سوزشِ غم کے لیے
کر رہے ہیں زخمِ دل فریاد مرہم کے لیے

صلح تھی کل جن سے ، اب وہ برسرِ پیکار ہیں
وقت اور تقدیر دونوں درپَے آزار ہیں

رحم کر ، اپنے نہ آئینِ کرم کو بھوُل جا
ہم تجھے بھوُلے ہیں لیکن تو نہ ہم کو بھوُل جا

اک نظر ہوجائے آقا ! اب ہمارے حال پر
ڈال دے پردے ہماری شامتِ اعمال پر

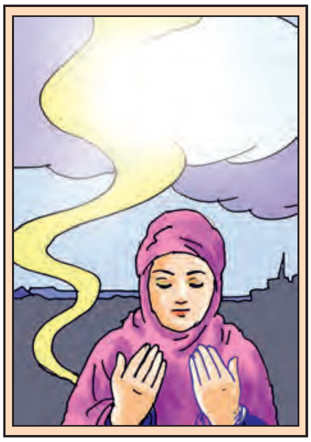

4M4G9C

خَلق کے راندے ہوئے ، دُنیا کے ٹھکرائے ہوئے
آئے ہیں اب تیرے در پر ہاتھ پھیلائے ہوئے

خوار ہیں ، بدکار ہیں ، ڈوبے ہوئے ذِلّت میں ہیں
کچھ بھی ہیں لیکن ترے محبوبؐ کی اُمّت میں ہیں

حق پرستوں کی اگر کی تو نے دلجوئی نہیں
طعنہ دیں گے بُت کہ مُسلم کا خدا کوئی نہیں

خلاصۂ کلام : اس نظم میں شاعر خدا کے حضور اپنی فریاد پیش کر رہا ہے۔ وہ کہہ رہا ہے کہ اے بادلو! راستے سے ہٹ جاؤ اور میری فریاد کو آسمان پر جانے کے لیے راستہ دو۔ وہ اپنی آہوں سے مخاطب ہو کر کہتا ہے کہ تم خدا سے یہ التجا کرو کہ اے خدا! ہمارے مصیبت بھرے دنوں کو پھیر دے۔ ہم اپنے دل کے زخموں کا علاج ڈھونڈ رہے ہیں۔ ہماری حالت اس قدر بگڑ چکی ہے کہ ہمارے ساتھ مل جل کر رہنے والے ہم سے لڑنے اور تکلیف پہنچانے پر تلے ہیں۔ ہماری خطاؤں کو معاف کر دے اور ہم پر رحم فرما۔ ہم دنیا کے ٹھکرائے ہوئے سہی مگر تیرے پیارے نبیؐ کی اُمت میں ہیں۔ اگر تو نے ہمارے حال پر رحم نہ کیا تو بتوں کو ماننے والے ہمیں طعنہ دیں گے کہ مسلمانوں کا کوئی خدا نہیں۔

معنی و اشارات

عرشِ الٰہی	خدا کا تخت	آئینِ کرم	اللہ تعالیٰ کا رحم کرنے کا اُصول
ایام	یوم کی جمع، دن	ڈال دے پردے ہماری شامتِ اعمال پر	ہمارے بُرے کاموں کو معاف کر دے
گردشِ ایام	دنوں کی گردش مراد بد نصیبی		
مداوا	علاج	راندے ہوئے	دھتکارے ہوئے
سوزش	جلن، تکلیف	خوار	ذلیل، رُسوا
برسرِ پیکار	لڑائی پر آمادہ	حق پرست	اللہ تعالیٰ کو ماننے والا
درپےِ آزار	تکلیف پہنچانے پر آمادہ	دلجوئی کرنا	تسلی دینا

مشق

✤ ایک جملے میں جواب لکھیے :

ا۔ آغا حشر کاشمیری کے دو ڈراموں کے نام لکھیے۔
۲۔ آہ فلک پر کیوں جاتی ہے؟
۳۔ برسرِ پیکار کون ہیں؟
۴۔ درپےِ آزار کون ہیں؟
۵۔ اگر اللہ تعالیٰ نے حق پرستوں کی دلجوئی نہیں کی تو کیا ہوگا؟

✤ مختصر جواب لکھیے :

ا۔ مناجات اور حمد میں کیا فرق ہے؟
۲۔ شاعر نے اپنی تکلیفیں کس طرح بیان کی ہیں؟
۳۔ شاعر نے اپنی دعا کو پُر اثر بنانے کے لیے کیا کہا ہے؟

تلاش و جستجو

۱۔ 'عرشِ الٰہی' ایک اضافی ترکیب ہے جس میں دو لفظوں کو زیر لگا کر جوڑا گیا ہے۔
نظم سے ایسی دوسری مثالیں تلاش کر کے لکھیے۔

۲۔ مناجات سے وہ مصرعے تلاش کر کے لکھیے جن میں ذیل کے مفہوم ہوں۔
الف۔ اے اللہ! ہماری پریشانیاں دور کر دے۔
ب۔ ہمارے گناہوں پر پردہ ڈال دے۔
ج۔ ہم بہت گنہگار ہیں۔

وسعت میرے بیان کی

✤ **نیچے دیے ہوئے شعر کی تشریح کیجیے:**

رحم کر ، اپنے نہ آئینِ کرم کو بھول جا
ہم تجھے بھولے ہیں لیکن تو نہ ہم کو بھول جا

✤ **نظم کی مدد سے اشعار مکمل کیجیے:**

۱۔ اے دعا ! ہاں عرض کر ....
اے خدا ! اب پھیر دے ....

۲۔ ڈھونڈتے ہیں اب مداوا ....
کر رہے ہیں زخمِ دل ....

لغت کا استعمال

۱۔ 'خَلق' کے معنی ہیں دنیا کے لوگ، تمام جاندار، کائنات۔ نیچے دیے ہوئے دائروں میں اس لفظ سے ملتے جلتے الفاظ دیے گئے ہیں۔ لغت میں ان کے معنی تلاش کیجیے۔

خِلق ، خلائق ، مخلوق ، خِلقت ، خَلقت
خُلق ، خُلقی ، خالق ، خلیق
اخلاق ، خلّاق ، تخلیق

۲۔ لغت میں تلاش کر کے درج ذیل الفاظ کے معنی لکھیے:
راہ ، عرض ، گردش ، شامتِ اعمال ، آئین ، محبوب

بات سے بات چلے

✤ اپنے دوستوں کے ساتھ مل کر چند ایسی دعاؤں کا تذکرہ کیجیے جن میں اپنے والدین، رشتے دار، ملک اور ساری دنیا کی بھلائی کی تمنا کی گئی ہو۔

سرگرمی/منصوبہ:

۱۔ اپنے استاد یا والدین کی مدد سے دعا کی قبولیت کے اہم مواقع اور مقامات کے بارے میں معلومات حاصل کیجیے۔

۲۔ کسی اور شاعر کی مناجات حاصل کر کے اپنی بیاض میں لکھیے۔

اضافی معلومات

شاعری میں بعض اوقات اللہ، رسولؐ اور بزرگانِ دین کا ذکر ہوتا ہے۔ ایسی شاعری کو 'حمد، نعت اور منقبت' کہتے ہیں۔

حمد : اللہ کی تعریف کو کہتے ہیں۔ ایسی نظم میں اللہ تعالیٰ کی صفات، اس کی پاکی، اس کی بزرگی اور اس کے رحم و کرم کا ذکر ہوتا ہے۔

دعا : ہر بندہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ہاتھ اُٹھا کر اس سے مدد چاہتا ہے۔ اللہ کے سامنے گڑگڑا کر مانگنے کو دعا کہتے ہیں۔

مناجات : مناجات بھی ایک قسم کی دعا ہے مگر مناجات میں بندہ اللہ تعالیٰ کے سامنے پہلے اس کی بڑائی بیان کرتا ہے، اپنے گناہوں کی معافی مانگتا ہے پھر اپنی ضرورت پیش کرتا ہے۔

نعت : حضرت محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم کی تعریف کو نعت کہتے ہیں۔ نعت میں حضورؐ کی سوانح، اخلاق، کردار، آپؐ کی زندگی کے واقعات وغیرہ کا ذکر کیا جاتا ہے۔

منقبت : حضورؐ کے رشتے دار، عزیز و اقارب، صحابہ کرامؓ اور بزرگانِ دین کا ذکر جس نظم میں کیا جاتا ہے اسے منقبت کہتے ہیں۔